سوال

(251) ہر درس کے بعد اجتماعی دعا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرات قرآن مجید کے فوراً بعد اجتماعی صورت میں دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے مثلاً ایک شخص دعا کرے اور باقی لوگ آمین کہیں اور اسی طرح کسی بھی انقطاع کے بغیر ہر درس اور ہر وعظ کے فوراً بعد دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اس طرح دعا کرنے والوں کا آیت کریمہ وَقالَ رَ‌بُّكُمُ ادعونى أَستَجِب لَكُم سے استدلال ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل یہ ہے کہ اذکار اور عبادات توقیفی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادات صرف اسی طرح کی جائے' جس طرح حکم شریعت ہے۔ اسی طرح ان کے اطلاق 'وقت کی پابندی 'کیفیت اور تعداد کے سلسلہ میں بھی حکم الٰہی کی پابندی از بس ضروری ہے۔ یعنی اذکار' دعاؤں اور دیگر تمام عبادات کے سلسلے میں یہ دیکھا جائے گا کہ انھیں شریعت نے مطلقاً ادا کرنے کی اجازت دی ہے یا انہیں وقت 'عدد' جگہ یا کیفیت کی کسی پابندی کے ساتھ مقید کیا ہے۔ اگر مقید کیا ہے تو ہمیں اس کی پابندی کرنا پڑے گی اور اگر مقید نہیں کیا تو ہمارے لیے از خود کسی خاص کیفیت یا وقت یا تعداد کی پابندی عائد کرلینا جائز نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں ہمیں بھی اس طرح مطلقاً ادا کرنے کی اجازت دی ہے یا انہیں وقت عدد' جگہ یا کیفیت کی کسی پابندی کے ساتھ مقید کیا ہے۔ اگر مقید کیا ہے تو ہمیں اس کی پابندی کرنا پڑے گی اور اگر مقید نہیں کیا تو ہمارے لیے از خود کسی خاص کیفیت یا وقت یا تعداد کی پابندی عائد کرلینا جائز نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں ہمیں بھی اس عبادت کو اس طرح مطلقاً کرنا ہوگا' جس طرح اس کے بارے میں حکم شریعت وارد ہے اور جس عبادت کے لیے وقت 'تعداد' جگہ یا کیفیت کی پابندی قولی یا عملی دلائل سے ثابت ہو تو ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی طرح کریں گے' جس طرح کہ وہ شرعاً ثابت ہے۔

(اس اصول کے بعد یاد رکھیے کہ) نبی ﷺ سے قولاً یا فعلاً یا تقریراً فرض نمازوں کے بعد' قرات قرآن کے فوراً بعد یا ہر درس کے بعد اجتماعی طور پر دعا کریں۔ یہ طریقہ خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت نہیں ہے' لہٰذا جو شخص فرض نمازوں کے بعد یا ہر قراءت قرآن کے بعد یا ہر درس کے بعد اجتماعی دعا کی پابندی کرتا ہے تو وہ بدعت کا ارتکاب کرتا اور دین میں ایک ایسی نئی چیز پیدا کرتا ہے جو دین میں سے نہیں ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((من عمل عملاً لیس علیه امرنا فهو رد)) (صحیح مسلم' الاقضیة' باب نقض الاحکام الباطلة' ح: ۱۸/۱۷۱۸)

"جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا امر نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

اور فرمایا:

((من احدث في امرنا ماليس منه فهورد)) (صحيح البخاري' الصلح' باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود' ح :٢٦٩٧ و صحيح مسلم' الاقضيه' باب نقض الاحکام الباطلة' ح :١٨/١٧١٨ واللفظ له)

''جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

جن لوگوں کو آپ نے نصیحت کی ہے اور انہوں نے ارشاد باری تعالیٰ ﴿وَقالَ رَبُّكُمُ ادعونى أَستَجِب لَكُم﴾

سے استدلال کرتے ہوئے (نصیحت ماننے سے) انکار کر دیا ہے تو ان کے لیے اس آیت میں کوئی حجت اور دلیل نہیں ہے کیونکہ یہ استدلال ایک ایسی منطلق نص سے ہے' جس میں اس کیفیت کی تعین نہیں ہے' جس کی انہوں نے اپنی دعاؤں میں پابندی شروع کر رکھی ہے اور مطلق کے سلسلہ میں یہ ضروری ہے کہ عمل اس کے اطلاق کے مطابق ہو' اس میں کسی مخصوص حالت کا التزام نہ کیا جائے۔ اگر اس میں کسی مخصوص کیفیت کی پابندی لازم ہوتی تو نبی ﷺ ضرور اس کی پابندی فرماتے اور پھر آپ کے بعد آپؐ کے خلفاء بھی اس پابندی کا التزام فرماتے اور قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ بات آپ سے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے قطعاً ثابت نہیں ہے اور (یہ بات طے شدہ ہے کہ) ساری خیر و برکت رسول اللہ ﷺ کی سیرت کی اتباع اور پیروی میں ہے' جب کہ ساری کی ساری خرابی ان کی سیرت کی مخالفت اور انکی بدعات کی پیروی میں ہے' جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

((ایاکم ومحدثات الامور' فان کل محدثة بدعة' وکل بدعة ضلالة)) (سنن ابی داود' السنة' باب فی لزوم السنه' ح :٤٦٧-وجامع الترمذي' ح :٢٦٨٦)

''نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ (دین میں ایجاد کی جانے والی) ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت (گمراہی) ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص197

محدث فتویٰ